# ایسی چنگاری بھی یارب اپنی خاکستر میں تھی

## تلمیذ ومرید، حضور حافظ ملت، حضرت الحاج مولانا مفتی قاری، مقری نور الحق مصباحی مبارکپوری کا

## سانحۂ ارتحال، جماعت اہلسنت کا عظیم خسارہ۔

یہ اطلاع دیتے ہوئے بہت رنج ہورہا ہے کہ استاذ گرامی، پروردۂ حضور حافظ ملت، تلمیذ رشید حضرت قاری مقری ابن ضیاء محب الدین الہ آبادی، بقیۃ السلف، عمدۃ الخلف، فخر القراء، حضرت مولانا قاری مقری مفتی نور الحق مصباحی رحمۃ اللہ علیہ آج مؤرخہ ۲۶ر جمادی الاولی ۱۴۳۹ھ / ۱۳ر فروی ۲۰۱۸ء بروز منگل ۵ بجے شام کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی رحلت سے جماعت اہلسنت ہند کو زبردست علمی نقصان پہونچا ہے، آپ کی ذات اپنی ہمہ جہت شخصیت کے اعتبار سے تنہا ایک انجمن تھی، بہت سے علوم وفنون پر آپ کو مہارت تامہ حاصل تھی۔ فقہ وادب، حدیث وتفسیر، منطق وفلسفہ، علم المناظرہ والکلام اور علم قراءت جیسے اہم علوم شخص واحد میں سمٹ آئے تھے۔ آپ کی ذات نام ونمود، تصنع وریا سے پاک تھی، بڑی بے نفسی اور خود داری کے ساتھ زندگی گذاری، ہزار ہا تلامذہ نے آپ سے فیض پایا اور ایک عالم آپ کے فیض سے سیراب ہوا۔ اس دور قحط الرجال میں آپ کی ذات فن قراءت کے جلیل المرتبت شیخ اور امام کی حیثیت رکھتی تھی۔

**ولادت:** ۱۹۴۷ء میں قصبہ مبارکپور میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ آپ کے والد حافظ عنایت اللہ ابن حاجی سلیم اللہ مبارکپور کے مشہور حفاظ میں سے تھے۔

**تعلیم وتربیت:** مکتب کی تعلیم سے لے کر درس نظامی تک کی مکمل تعلیم ابتدا تا انتہا دار العلوم اشرفیہ مبارک پور میں ہوئی۔

اساتذہ: درس نظامی کی ابتدائی کتابیں حضرت قاری محمد یحی علیہ الرحمہ سے پڑھیں، حضرت مولانا سید شمس الحق گجہڑوی قدس سرہ سے فارسی پہلی، دوسری، گلستاں، بوستاں، علم الصیغہ، ہدایۃ الحکمت اور ابتدائی کتب، حضرت مولانا سید حامد اشرف جیلانی کچھوچھوی قدس سرہ سے، قطبی، میر قطبی، رسالہ میر زاہد، مولانا ظفر الدین ظفر ادیبی مبارکپوری سے، نور الانوار اور عربی ادب کی بعض کتابیں، حضرت

مولانا شفیع احمد مبارکپوری سے، متنبی اور ملاحسن، حضرت بحرالعلوم مفتی عبدالمنان اعظمی قدس سرہ سے جبکہ شرح جامی، مختصر المعانی، المطول، جلالین شریف، ہدایہ آخرین، بیضاوی شریف، سراجی اور تسریح کے دروس نائب حضور حافظ ملت حضرت علامہ عبدالرؤف بلیاوی علیہ الرحمہ سے لیے اور اپنے مرشد گرامی حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ سے جلالین شریف، بخاری شریف اور ترمذی شریف پڑھی اور ۱۹۶۵ء میں دستار فضیلت حاصل کی۔

## ایک سال میں قراءت سبعہ و عشرہ کی تکمیل۔

درجۂ فضیلت سے فراغت کے بعد آپ لکھنؤ تشریف لے گئے اور مدرسہ تجوید الفرقان دریائی ٹولہ لکھنؤ میں داخلہ لیا اور اس وقت کے امام القراء فی الہند تلمیذ حضرت قاری عبدالرحمن مکی الہ آبادی حضرت، قاری مقری ابن ضیاء محب الدین علیہ الرحمہ سے روایت حفص، قراءات سبعہ و عشرہ کی تکمیل فرمائی۔

## تدریسی خدمات:

فراغت کے بعد ہی ۱۹۶۷ء میں حضور حافظ ملت نے آپ کو شعبۂ تجوید و قراءت کا مدرس مقرر کیا۔ ۱۹۷۱ء تک آپ نے اس ذمہ داری کو بخوبی نبھایا۔ ۱۹۷۲ء میں اپنی مرضی سے بمبئی تشریف لے گئے اور دارالعلوم محمدیہ ممبئی میں نائب شیخ الحدیث کے طور پر آپ کی تقرری ہوئی، یہاں آپ نے منتہی درجات کے طلبہ کو حدیث و تفسیر، فرائض اور فقہ و ادب کی تعلیم دی۔ یہاں آپ کے زیر درس رہنے والی کتابیں حسب ذیل ہیں

صحیح مسلم شریف، ابوداؤد شریف، مشکوۃ شریف، ہدایہ اولین و آخرین، سراجی، مختصر المعانی، متنبی اور جلالین شریف۔

درج ذیل کتابوں سے بخوبی عیاں ہے کہ آپ کو درس نظامی کے مختلف علوم و فنون پر کس قدر عبور حاصل تھا۔

**فتاوی نویسی:** حضرت استاذ گرامی نے راقم سطور سے فرمایا تھا کہ دارالعلوم محمدیہ ممبئی میں ہم نے شروع سے اخیر تک مسلسل ۸ سالوں تک فتاوی نویسی کا سلسلہ جاری رکھا اور وہاں درپیش سوالات کے جوابات بطور مفتی دیتا رہا۔ ۱۹۹۰ء میں مستعفی ہو کر آپ مبارکپور تشریف لائے۔

پھر دوبارہ ۱۹۹۰ء میں آپ کی تقرری جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں عمل میں آئی اور متواتر ۲۷ سال تک اپنے علمی فیضان سے طلبہ کو یہاں سیراب کرتے رہے۔ وصال سے دو روز قبل بھی جامعہ تشریف لائے اور بچوں کے اسباق کا جائزہ لیا۔ یہ ہماری آخری ملاقات تھی حضرت اتوار کے دن بڑے جلال میں تھے اور لہجہ بہت تلخ تھا۔

## بحیثیت مناظر:

حضرت قاری صاحب قبلہ کی شخصیت ہشت پہل تھی وہ اپنے عہد کے بڑے بارعب اور کامیاب مناظر تھے۔ اپنی زندگی میں ممبئی کی سرمین پر متعدّد مناظرے کیے اور دیوبندیوں کولاجواب کردیا۔

## مناظرہ محمد علی پارک

ممبئی شہر کے محمد علی پارک کے ہال میں چاند کے مسئلہ پر آپ نے جامع ازہر مصر کے فارغ دیوبندی مناظر سے مناظرہ فرمایا۔ اس کا موقف تھا کہ ریڈیو، ٹیلی فون سے چاند کا ثبوت ہوجائے گا۔ آپ نے اس کے دلائل کا پرزور طریقے پر رد فرمایا:

سنیوں کی طرف سے اس مناظرہ کی سرپرستی حضرت مولانا سید حامد اشرف جیلانی، مفتی جہاں گیر فتح پوری، مولانا سخاوت علی بستوی اور مولانا ظہیرالدین اشرفی فرمارہے تھے۔ دیوبندی مناظر آپ کے مسکت جواب اور للکار پر لاجواب ہوکر رہ گیا۔

## مناظرہ رتناگیری

تلمیذ صدر الشریعہ حضرت مولانا حامد فقیہ ناظم، علیہ الرحمہ بحیثیت مناظر آپ کو پانی جہاز کے ذریعہ رتناگیری لے کر آئے جہاں آپ نے وہابیوں سے مناظرہ فرمایا۔

## جنرل سکریٹری انجمن خاکساران حق

آپ کی تحریکی و تنظیمی صلاحیتوں سے متاثر ہوکر حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ نے آپ کو ممبئی سطح پر خاکساران حق کا جنرل سکریٹری مقرر فرمایا تھا جس کو آپ نے بخوبی نبھایا۔ اور بھی بے پناہ صلاحیتیں اللہ نے ان کے اندر ودیعت کی تھی۔ انھوں نے اپنی ذات کی کبھی بھی

نمائش نہیں کی نہ اسے پسند کیا بلکہ مرد درویش اور قلندر صفت انسان کی طرح کنج خمولی میں بیٹھ کر گمنامی کی زندگی گذار دی یہی وجہ ہے کہ لوگ انھیں فقط قاری صاحب سمجھتے رہے۔

لیکن حقیقتا ان کی شخصیت اس سے بہت بلند تھی۔ انھیں جامعہ اشرفیہ سے عشق کی حد تک لگاؤ تھا حضور حافظ ملت سے ٹوٹ کر محبت فرماتے تھے۔ طلبہ کی اخلاقی تربیت پر بہت توجہ دیتے تھے۔ ان کے جانے سے صف علما میں ماتم بچھ گئی ہے اللہ تعالی انھیں غریق فردوس فرمائے اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

حضرت کا ادنی کفش بردار:

## محمد رضا قادری مصباحی

خادم جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

۱۳ ر فروری ۲۰۱۸ء مطابق ۲۶ ر جمادی الاولی ۱۴۳۹ھ شب چہار شنبہ

رابطہ نمبر ۷۸۶۰۷۰۴۴۹۱